D2

۶۰ سال پہلے

فرنگستان کے موجودہ سیاسی مفکرین میں ایک ممتاز نام آکسفرڈ کے جوزف ٹو ائنبی کا ہے۔ اجتماعی وتمدنی مباحث پر متعدد تصانیف کے مصنف ہیں، اور قوم ونسل کے علمی مسائل پر ایک ماہر خصوصی سمجھے جاتے ہیں۔ (Encyclopaedia of Religions and Ethics) ادیان و اخلاقیات کے دائرۃ المعارف کی ضخیم و مستند مجلدات میں عنوان "نسل" (Race) پر مقالہ انھی کے قلم سے ہے۔ مقالہ کے اندر ہر صاحب فکر کے لئے بہت سی بصیرتیں موجود ہیں [اس سے ایک اقتباس پیش ہے]

"مسیحی دنیا ایک زمانے میں اپنے اندر جو اندرونی اتحاد اور بیرونی قوت جاذبہ رکھتی تھی، اس کا صحیح اندازہ، موجودہ اسلامی دنیا سے موازنہ کرنے سے ہو سکتا ہے، اسلام (جو مسیحیت ہی کی ایک ادنی درجہ کی نقل ہے، اور نشو و نما بھی جس کا بہت دیر میں ہوا) مغربی افریقہ ہو یا ہندستان مسیحی مبلغ سے بڑھ کر عملی کامیابی حاصل کر لیتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمان مبلغ، نو مسلموں کو حقیقتاً اپنے طبقے میں شامل کر لیتا ہے، معاشرت میں ان سے برابری کا برتاؤ کرتا ہے اور اپنی لڑکیوں کو انھیں بیاہ دیتا ہے۔ اس کے برعکس یورپی مبلغ، اسی تفریق رنگ کی بنا پر "دیسی" مسیحیوں سے ویسا ہی اجنبی و بیگانہ رہتا ہے، جیسا کہ غیر مسیحی کافروں سے۔ اور ان کے لئے زیادہ سے زیادہ ایک "دیسی" کلیسا کا انتظام کر سکتا ہے، یورپی آبادی سے بالکل خارج .... البتہ یہ ملحوظ رہے کہ جو مسلمان آبادیاں یورپی تمدن کی سطح کے قریب ترین آچکی ہیں، خود وہ بھی اپنی اسلامی (پان اسلامک) اخوت کو ختم کرتی جاتی، اور یورپین طرز کی وہ قومیت اختیار کرتی جاتی ہیں جن کی بنیاد وحدت لسانی پر ہے۔ چنانچہ شام کے عربوں میں اس جذبہ قومیت کا حاصل یہ نکلا کہ ان کے اور ایرانیوں اور ترکی زبان بولنے والے مسلمانوں کے درمیان مغایرت قائم ہوگئی۔ اور اس نقصان کی تلافی یوں ہوئی کہ عربی زبان بولنے والے مسلمانوں اور مسیحیوں کے درمیان مغایرت کا حجاب اٹھ گیا۔

(بنیاد تمدن از مولانا عبد الماجد دریابادی جلد ۹ عدد ۔ ۲، شعبان المعظم ۱۳۵۵، اکتوبر ۱۹۳۶ء)